روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام کے منقول الفاظ

اس مختصر مقالہ میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ: جب کوئی خوش نصیب مدینہ شریف جائے تو آپ ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہو کر سلام پڑھے، تو سلام کے لئے بہتر اور افضل الفاظ کون سے ہیں؟ اور حضرات شیخین اور مہاجرین وانصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کن الفاظ سے سلام پڑھتے تھے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول مختلف الفاظ میں ترجیح کن الفاظ کو ہوگی؟

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم، پبلیشرز، کراچی

فہرست مقالہ ''روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام کے منقول الفاظ''

مدینہ شریف جائے تو آپ ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہو کر سلام پڑھے........	۳
سلام کے لئے بہتر اور افضل الفاظ...	۳
حضرات شیخین اور مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کے سلام کے الفاظ...........	۴
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سلام کے الفاظ...............................	۴
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سلام کے الفاظ........................	۵
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول الفاظ میں ترجیح کن کو؟...........	۷
سلام کے منقول الفاظ..	۹

روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام کے منقول الفاظ

مدینہ شریف جائے تو آپ ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہو کر سلام پڑھے

جب بھی مدینہ منورہ حاضری ہو تو آپ ﷺ کی قبر شریف پر حاضر ہو کر درود وسلام پڑھے اور دعا کرے۔ حدیث شریف میں ہے:

(۱)......اخبرنا مالک اخبرنا عبد الله بن دينار: انّ ابن عمر رضی الله عنهما كان اذا اراد سفرا أو قدم من سفر جاء قبر النبی صلی الله عليه وسلم فصلی عليه و دعا ثم انصرف۔

(موطا الامام محمد ص ۳۹۶ (مترجم اردو ص ۴۵۸)، باب قبر النبی صلی الله عليه سلم وما يستحب من ذلک ، رقم الحديث :۹۴۶)

ترجمہ:......حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ: ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ نے بتلایا کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی مدینہ منورہ سے سفر فرماتے یا واپس آتے تو نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضری دیتے اور درود وسلام پڑھتے اور دعا کرتے پھر گھر جاتے۔

سلام کے لئے بہتر اور افضل الفاظ

سلام کے الفاظ مختلف روایات میں مختلف الفاظ سے آئے ہیں۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ: روضۂ اقدس پر سب سے اعلی سلام یہ ہے:

''اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُه''

اس لئے کہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرات

مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کا سلام انہیں الفاظ میں منقول ہے۔

حضرات شیخین اور مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کے سلام کے الفاظ

(۲)......حدثنی موسی بن محمد بن ابراهیم قال : وجدتُّ کتابًا بخطِّ أبی فیه ، انّه لمّا کُفِّن رسول الله صلی الله علیه وسلم و وُضع علی سریره دخل ابو بکر و عمر رضی الله عنهما و معهما نفر من المهاجرین والانصار بقدر ما یسع البیت فقالا : اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهُ ، وسلَّم المهاجرون والانصار کما سلَّم ابو بکر وعمر رضی الله عنهما۔

(حیاۃ الصحابہ ص ۵۱۰ ج ۲، حدیث سهل بن سعد رضی الله عنه فی ذلک ، الباب التاسع : باب خروج الصحابة من الشهوات النفسانیة)

ترجمہ:......حضرت موسیٰ بن محمد بن ابراہیم رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے اپنے والد کی لکھی ہوئی یہ تحریر ملی کہ: جب حضور ﷺ کو کفن پہنا دیا گیا اور انہیں چار پائی پر رکھ دیا گیا تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اندر تشریف لائے اور ان کے ساتھ اتنے مہاجرین وانصار بھی تھے جو اس کمرے میں آسکتے تھے۔ ان دونوں حضرات نے کہا: ’’ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهُ ‘‘ پھر ان ہی الفاظ کے ساتھ مہاجرین اور انصار نے سلام کیا۔

(حیاۃ الصحابہ (اردو) ص ۵۳۰ ج ۲، حضور ﷺ پر نماز جنازہ پڑھے جانے کی کیفیت)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سلام کے الفاظ

(۳)......عن علی رضی الله عنه قال : لمّا وُضع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی السّریر قال : لا یقوم علیه احد هو امامکم حیًّا وّ میّتًا ، فکان یدخل النّاس رسلا

رسلا ، فیُصلّون علیه صفًّا صفًّا لیس لهم امام و یُکبِّرون ، و عَلِیٌّ قائم بحِیال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهُ۔

(کنز العمال ، الشمائل ، متفرقات الاحادیث التی تتعلق بوفاته صلی الله علیه وسلم و غسله و تکفینه و صلوة الناس علیه بعد دفنه و وقت الدفن ، رقم الحدیث :۱۸۷۹۴)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضور ﷺ کو چارپائی پر رکھ دیا گیا تو میں نے کہا: حضور ﷺ کی نماز جنازہ کا کوئی امام نہیں بنے گا، کیونکہ حضور ﷺ جیسے زندگی میں تمہارے امام تھے ایسے ہی انتقال کے بعد بھی تمہارے امام ہیں، اس پر لوگ جماعتوں کی صورت میں داخل ہوتے اور صفیں بنا کر تکبیریں کہتے اور ان کا کوئی امام نہ ہوتا، اور میں حضور ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر یہ کہتا جاتا: ’’اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهُ‘‘۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سلام کے الفاظ

(۴)......ابو حنیفة عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : من السنة ان تأتی قبر النبی صلی الله علیه وسلم من قِبَل القبلة ویجعل ظهرک الی القبلة و تستقبل القبر بوجهک ثم تقول : اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهُ۔

(مسند الامام الاعظم للحافظ ابی محمد الحارثی ص۲۱۵ ج۱ ، رقم الحدیث :۱۸۳۔ مسند الامام الاعظم ابی حنیفة النعمان ، من روایة العلامة الحصکفی ۔مسند امام اعظم مترجم اردو ص۳۰٦، باب زیارة قبر النبی صلی الله علیه سلم)

ترجمہ:......حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسنون طریقہ یہ ہے کہ: نبی کریم ﷺ کی قبر

شریف پر قبلہ کی جانب سے آئے ،قبلہ کی طرف پیٹھ کرے اور قبر شریف کی طرف اپنا چہرہ کرے اور پھر کہے: ’’اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ‘‘۔

(۵)......عن نافع قال : كان ابن عمر رضى الله عنهما اذا قدم من سفر أتى قبر النبى صلى الله عليه وسلم فقال : اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا بَکْرٍ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا أبَتَاہ۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۵۷۶ ج ۳، باب السلام على قبر النبى صلى الله عليه سلم ، كتاب الجنائز رقم الحديث :۶۷۲۴)

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی سفر سے واپس آتے تو نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضری دیتے اور فرماتے: ’اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا بَکْرٍ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا أبَتَاہ‘۔

(۶)......عن نافع قال : أن ابن عمر رضى الله عنهما كان اذا قدم من سفر دخل المسجد ثم أتى القبر فقال : اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا بَکْرٍ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا أبَتَاہ۔

(سنن کبری بیہقی ص ۵۰۴ ج ۱۰، باب زيارة قبر النبى صلى الله عليه وسلم ، كتاب الحج ، رقم الحديث: ۱۰۳۶۶)

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سفر سے آتے تو مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے پھر قبر اطہر کے پاس حاضر ہوتے اور فرماتے: ’اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا بَکْرٍ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا أبَتَاہ‘۔

تشریح:......قاضی عیاض رحمہ اللہ نے ’’شفاء‘‘ میں یہ روایت نقل کی ہے کہ:

(۷)......و قال نافع : کان ابن عمر رضی الله عنهما یسلم علی القبر ، رأیته مائة مرة و اکثر یجیء الی القبر فیقول : " اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ صلی الله علیه و سلم ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ۔

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قبر شریف پر سلام پیش فرماتے تھے، میں نے ان کو سو سے زیادہ مرتبہ دیکھا قبر اطہر کے پاس حاضر ہوتے اور فرماتے : اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ ، اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفی ص۳۲۳، الفصل التاسع فی حکم زیارة قبره صلی الله علیه وسلم ، و فضیلة من زاره و سلم علیه و کیف یسلم و یدعو)

(۸)......قال مالک – فی روایة ابن وهب – : یقول المسلِّم : اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهُ۔(حوالہ بالا)

ترجمہ:......حضرت امام مالک رحمہ اللہ -حضرت ابن وہب رحمہ اللہ کی روایت کے مطابق- فرماتے ہیں کہ: (قبر اطہر پر) سلام پڑھنے والا کہے : اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول الفاظ میں ترجیح کن کو؟

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ: حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرات مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم روضۂ اقدس پر سب ان الفاظ سے پڑھتے تھے۔ ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُه''

صرف حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه'' کے الفاظ

منقول ہیں۔

اس لئے اس طرح بھی سلام پڑھنا جائز ہے، مگر افضل اور بہتر وہی ہے جو اکثر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں۔

پھر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دونوں طرح کے الفاظ منقول ہیں، مگر ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' کے الفاظ فعلی روایت سے ثابت ہیں، اور ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ'' کے الفاظ قولی روایت سے، اور قولی روایت کو فعلی روایت پر ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

پھر ''مصنف ابن عبد الرزاق'' کی روایت میں اس بات کی بھی صراحت ہے کہ: یہ صرف حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل تھا، اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' کے الفاظ سے سلام نہیں پڑھتے تھے۔

(۵)......عن نافع قال : كان ابن عمر رضی الله عنهما اذا قدم من سفر أتى قبر النبى صلى الله عليه وسلم فقال : اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا بَکْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا أبَتَاہ ، ..... قال معمر : فذكرت ذلك لعبيد الله بن عمر ، فقال : ما نعلم احدا من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم فعل ذلك الا ابن عمر۔

(مصنف عبد الرزاق ص ۵۷۶ ج ۳، باب السلام على قبر النبى صلى الله عليه سلم ، كتاب الجنائز رقم الحديث :۶۷۲۴)

سلام کے منقول الفاظ

(۱)......اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ۔

(۲)......اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا اَبَا بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا أَبَتَاهُ۔

(۳)......اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِیِّ صلى الله عليه وسلم ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِیْ بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلٰى عُمَرَ۔

(وفاء الوفاء ص۱۴۱۰ ج۲، الفصل الثانی فی بقية ادلة الزيارة و ان لم تتضمن لفظ الزيارة نصا)